عام قیمت پیشگی عہ (بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف)
گرچہ گوئم باتو گر آئی بہار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
(ضمیمہ درس قرآن شریف) (پیشگی چار روپے)
جلد ۹ — نمبر ۹
مورخہ ۹- ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ سنہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۹ پوہ سمت ۱۹۶۶ ب
سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر ومینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

شملہ میں ایک مفید مناظرہ

اس سُرخی کے ماتحت وطن مورخہ ۲۶ نومبر سنہ ۹ء میں بابو عبد القادر صاحب سٹور کیپر کی طرف سے ایک چٹھی شائع ہوئی ہے۔ جسمیں انہوں نے خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ کے لیکچروں اور اس کے بعد مولوی محمد عظیم اور جماعت احمدیہ کے مابین مناظرہ کی مختصر سی کیفیت بیان کی ہے جیسے اس کے متعلق کوئی نوٹس لینے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر اس میں انہوں نے چند غلطیاں کی ہیں جن کی اصلاح ضروری معلوم ہوتی ہے۔

انہوں نے لکھا ہے۔ کہ شملہ میں کوئی مشہور مولوی نہیں اس لئے خواجہ صاحب نے گذشتہ ستمبر میں لیکچر دیئے۔ جن میں دو ٹون ہال میں ہوئے اور ایک جامع مسجد ہال میں۔ چونکہ پہلے دو لیکچروں میں مرزا صاحب کا ذکر نہیں تھا۔ اس لئے انہیں مسجد میں تقریر کرنے کی اجازت مل گئی۔ یہ غلط ہے بلکہ لیکچر اگست میں ہوئے اور تین نہیں بلکہ چار ہوگئے یعنے تین ٹون ہال میں اور چوتھا مسجد میں۔ اس وقت کئی ایک مشہور مولوی باہر سے آئے ہوئے تھے اور ایک لیکچر میں شامل بھی ہوئے تیسرے لیکچر میں خواجہ صاحب موصوف نے بڑے زور سے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کی۔ جسے لوگوں نے دلجمعی سے سُنا اور اسی کے بعد انہوں نے تحریک کی کہ میں کل یہاں رہ سکتا ہوں۔ اگر لوگ پسند کریں تو ایک اور تقریر سیرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ سب نے متفق ہو کر فرمایا اور متولی صاحب نے اجازت دیدی۔

مولوی محمد عظیم کے اعتراضات کے جواب میں مولوی عمر دین نے صرف نوٹ رکھے تھے اور وہ انہوں نے خود ہی طیار کئے تھے۔ بابو عبد القادر کا یہ کہنا کہ مضمون لکھا ہوا تھا اور تمام پارٹی نے پاس کر کے دیا تھا۔ محض افترا ہے اور یہ بھی ان کی غلط فہمی ہے کہ مرزا صاحب کے مسلمات اور اعتقادات کا ذکر نہیں اور نہ احادیث تھیں بلکہ قرآنی تاویلات تھیں کیا یہ سچ نہیں کہ اول تو مولوی محمد عظیم اجازت نہیں دیتے تھے کہ بزرگان دین اور اولیائے کرام کے اقوال ...... پیش کئے جاویں مگر بعد قیل وقال یہ فیصلہ ہوا کہ ہم قرآنی تعلیم بتائیں گے اور اس کی تائید میں احادیث اور بزرگان دین کے اقوال پیش کرینگے چنانچہ جب ہم نے تشریحات کی تائید میں بزرگان دین کی تحریریں پیش کیں تو انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ شیخ اکبر محی الدین عربی تو شیخ الکفر تھے اور مولانا روم نے دیوانگی میں مثنوی کے شعر کہے ہوئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ البتہ وہ حضرت مرزا صاحب کے خلاف بیان کر رہے تھے اس لئے لوگوں نے پرواہ نہیں کی۔ ہاں البتہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لوگوں نے سمجھا ہی نہ ہو کیونکہ مناظرہ میں کچھ ایسے تعلیم یافتہ لوگ نہیں تھے بلکہ زیادہ حصہ ناخواندہ اشخاص کا تھا۔ مولوی محمد عظیم کے لیکچر میں کوئی رئیس شہر شامل نہیں ہوئے اور نہ ہی اعلے تعلیم یافتہ گروہ تھا اس لئے میرا یہ مطلب نہیں کہ لوگوں کے زیادہ آنے پر لیکچر کی خوبی منحصر ہے بلکہ دکھانا یہ منظور ہے۔ کہ بابو عبد القادر کے بیان میں بہت غلطیاں ہیں۔

بابو عبد القادر کا یہ بیان بھی غلط ہے اور دانستہ حق کو چھپایا ہے کہ احمدی جواب الجواب دینے کے ڈھیلے اور ششش وپنج میں پڑے ہوئے آتے۔ حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ احمدی حسب معمول وقت پر پہونچ گئے تھے جا کر دیکھا تو مکان میں روشنی تک نہیں تھی۔ قدرے انتظار کر کے بابو صاحب کو گھر پر جا کر بلایا۔ اور لیمپ لائے گئے۔ اس کے بعد مولویصاحب کی انتظار ہونے لگی۔ تنگ آ کر ایک دو آدمی ان کے بلانے کے لئے۔ آخر شام کو ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر وہ آئے اور تقریر شروع ہوئی۔ مگر مولویصاحب نے بیچ میں بولنا اور لوگوں کو بھڑکانا شروع کر دیا حتے کہ بابو عبد القادر صاحب نے بھی کئی دفعہ انہیں روکا اور وہ نہ رکے چنانچہ فساد کے خوف سے بعض لوگ چلے گئے اور بعض دیر ہونے کی وجہ سے اُٹھ گئے۔ اگر احمدی ڈھیلے تھے اور ان کا جواب پھیکا تھا۔ تو ان ناشائستہ حرکات کی کیا ضرورت تھی۔

رہا تاثیر کا معاملہ۔ اس میں شک نہیں کہ خواجہ صاحب کے لیکچروں کی لوگوں کے دلوں میں بڑی تاثیر ہوئی اور عام طور پر تعریف تھی۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مولوی محمد عظیم سے اس کے برعکس کیا اثر ہوا بلکہ اس مناظرہ کے بعد چار نئے اصحاب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) منشی عبد الصمد خان صاحب ملازم پنجاب بنک۔ (۲) منشی عبد اللطیف صاحب ملازم پریس (۳) منشی عبد الرحیم صاحب ملازم ریلوے بورڈ (۴) سید رشید احمد شاہ صاحب۔ آئندہ جو خدا کو منظور ہو گا نظر آجاوے گا۔ ہاں البتہ مولوی محمد عظیم کے وعظ کا ایک اثر ضرور ہوا ہے کہ ایک دو اشخاص نے احمدیوں کو واقعی طور پر کافر سمجھ لیا ہے اور ان سے سلام علیک ترک کر دی ہے۔ گو ہماری سمجھ سے یہ معاملہ بعید ہے۔ کہ کس طرح ایک غیر احمدی تارک صوم وصلوٰۃ ہو کر زانی اور شرابی ہو کر رشوت کھا کر۔ گورنمنٹ کا روپیہ دہوکے سے اڑا کر۔ رنڈی نچا کر۔ زکوٰۃ سے مونہہ پھیر کر مسلمان رہ سکتا ہے اور کیوں ایک احمدی پابند شریعت ہو کر محض ایک دو اعتقادات کی تشریح کی

(بدر پریس قادیان میں ... میان معراج الدین عمر پروپرائیٹرز وپبلشرز وپرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع واخبار چھاپا گیا۔ (کتبہ محمد حسین)

اختلاف کے باعث کافر ہو جاتا ہے۔

بابو عبدالقادر ... خواجہ صاحب کے لکچر کے متعلق کہی ہیں ان میں میں انہیں معذور سمجھتا ہوں۔ کیونکہ وہ ایک لیکچر میں بھی شریک نہیں ہوسکے۔ مگر مناظرہ کے متعلق ان کا غلط بیان قابل گرفت ہے۔ گو یہ سچ ہے کہ جو شخص اس قدر متعصب ہے کہ اس نے خواجہ صاحب کا لکچر سننا پسند نہیں کیا۔ اس سے سچی شہادت کی اُمید نہیں ہوسکتی۔ مگر تاہم میں بابو عبدالقادر کو مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کیا جو میں نے لکھا ہے اور اسکے بعد ایک نفسے طلب کرتا ہوں۔ کہ کفار سے بھی میں دنیوی طور پر تعلق پیدا ہمسایہ ہم زندگی بالڈ و بار تنگ کر رہے ہیں۔ مگر ان مسلمانوں کو جو ہمیں کافر سمجھتے ہیں کس طرح مخاطب کریں۔ سلام علیک تو ان سے جائز نہیں تو کیا بندگی کہہ دیا کریں۔ برکت علی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ

طلباء کو انعام حضرت مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ برادرم مکرم شیخ نور احمد صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر نے مجھے لکھا ہے۔ کہ ہم اس طالب علم کو جو اس سکول میں سے امتحان انٹرنس میں اول رہے گا مبلغ دس روپے انعام دیں گے۔ اور جو طالب علم امتحان مڈل میں اول ہوگا اسے مبلغ پانچ روپے انعام دیں گے اللہ تعالیٰ ان کو احسن جزا دے۔ صدرالدین ہیڈ ماسٹر۔

بدر۔ یہ بہت مفید سلسلہ ہے دوسرے ذی استطاعت کو بھی چاہیئے کہ اس کی تقلید کریں۔

تلاش ملازمت ہمارے ایک احمدی دوست عمر انتیس سال ۲۹ دفاتر انگریزی اور فارسی کے مروجہ کام سے بخوبی واقف بسبب تعصب غیر احمدیاں اپنی ملازمت سے علیحدہ کئے گئے ہیں۔ کیا کوئی صاحب ان کے واسطے نئی ملازمت کی کوشش کر سکتے ہیں۔ ایڈیٹر

عبرت حاصل کرو جناب قبلہ گاہی کعبہ دارین حضرت قبلہ دین و دنیا دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حالم بخیریت صحت و تندرستی آنجناب از درگاہ ایزدی مامول و مستدعی۔ حال آنکہ بتسلسل عریضہ خود مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۹ء (مندرجہ بدر مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۹ء) عرض ہے کہ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۹ء سے تادم تحریر کوئی روز ایسا خالی نہیں گیا۔ کہ علاقہ لاڑی میں زلزلہ محسوس نہ ہوتا ہو اور عجیب بات یہ ہے کہ زلزلہ آنے سے پہلے ایک آواز مثل توپ کے سُنی جاتی ہے اور پھر یکایک زمین ہلنے لگتی ہے۔ غریب اور امیر کسان باہر سوتے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے۔ کہ امیروں نے خیموں کا انتظام کر لیا ہے اور غریب یونہی باہر پڑے ہیں۔ گو سردی سے راتکے وقت تکلیف برداشت کرتے۔ مگر خوف سے کوئی مکان کے اندر۔ یا کسی دیوار کے پاس سونا پسند نہیں کرتا۔ زلزلہ سے اس علاقہ کچھی میں بہت نقصان ہوتا۔ مگر خدا کے فضل سے سالی رعایا سندھ کو کو بچ کر گئی تھی۔ مگر تاہم کوئی گاؤں اور قصبہ ایسا نہیں رہا۔ جس میں مالی یا جانی نقصان نہ ہوا ہو۔ مال مویشی بہت ضائع ہوئی۔ مگر قابل ذکر تین قصبے ہیں ان کا تفصیلی حال عرض کرتا ہوں۔

(۱) بھاگ۔ یہ شہر جناب ہز ہائینس خان صاحب بہادر والئے قلات کا سرمائی ہیڈکوارٹر ہونے کی وجہ سے کسی وقت بہت مشہور تھا اور تہذیب اور علم۔ تمول وغیرہ ہر فن میں یہ شہر علاقہ کچھی سے ممتاز ہے۔ محلات شاہی جنہیں آجکل دفاتر ہیں۔ ہسپتال بازار وغیرہ کل عمارات گر گئیں۔ ۹ آدمی ۲۷ شدید زخمی نکلے گئے۔ باقی کوئی آدمی ایسا بمشکل خالی رہا ہوگا جس کے کوئی چوٹ نہ آئی ہو۔ یہاں کے باشندے عموماً سوداگری پیشہ ہیں دور دور جب اس زلزلہ کی خبر پہنچی تو لوگ شہر بھاگ کو آنے والے اس قدر مختلف ریلوے سٹیشنوں پر واویلا کرتے ہوئے جمع ہوئے۔ کہ سرکار دولتمدار نے ان کی حالت زار پر رحم کھا کر کرایہ ہی معاف کر دیا۔ اور ان کو بھاگ میں پہنچا دیا گیا۔ اور بیل پٹ سٹیشن پر بعض سے صرف تھرڈ کلاس کا کرایہ وصول کیا۔ وہاں کی مخلوق اس قدر تنگ ہوئی۔ کہ مقامی افسران مثل مستوفی صاحب وغیرہ نے بمشکل صرف ایک دوکان کا بندوبست کیا۔ جس میں تین سیر آٹا فی روپیہ۔ پیاز تین پاؤ فی روپیہ۔ تیل ½ سیر (کیونکہ زخمیوں کی مرہم پٹی کے واسطے اشد ضرورت تھی) روپیہ کا ملتا تھا۔ یہ نرخ یکم نومبر ۱۹۰۹ء تک عورتوں اور بچوں کے چیخ پکار اور آہ کی غم کا اندازہ خدا جانتا ہے اب جناب خان صاحب بہادر قاضی محمد جلال الدین خان صاحب سی آئی ای پولیٹیکل ایڈوائزر نے موقعہ پر ان کی امداد دہی کا انتظام کیا ہے۔ اب وہاں دفتر خیموں میں ہیں۔ اہالیان شہر میدان میں ہیں۔ دن کو دھوپ ستاتی ہے اور رات کو سردی۔

بیل پٹ میں مکان بننے شروع ہوگئے ہیں۔ صرف ریلوے سٹیشن ہونے کی وجہ سے چند دوکاندار ان بھاگ ولاڑی آباد ہوتے تھے۔ ان میں سے تو صرف ایک دوکاندار مرا۔ باقی عملہ ریلوے کلہم پردیسی تھا ان میں سے صرف ایک تار بابو بچا۔ عمارات تو تمام ریلوے کی تھیں۔

شاہ پوری۔ اچھا خاصہ قصبہ تھا۔ سیدوں کی وجہ سے مشہور تھا سب کا سب گر پڑا اور سخت تباہ ہوا۔ کچھ آدمی دبے ہوئے زندہ ہی نکلے۔ مگر سخت زخمی تھے۔

شاہ پور کی نسبت ایک ہندو فقیر نے یہاں لاڑی میں مجھ کو تلایا۔ کہ اس نے شام کیوقت وہاں کے معتبرین کو کہا تھا۔ کہ اس شہر پر سخت آفت آنیوالی ہے۔ مگر کسی نے نہ مانا۔ فقط۔

میرے آقا۔ کمترین کا خیال تھا کہ شائد لوگ اپنی کچھ اصلاح کریں۔ مگر وہ مخالفت میں اور بڑھ گئے ہیں اب میری تبدیلی کی نسبت رعایا نے چند معاندین کی ترغیب سے حکام کو درخواست دی ہے جسمیں عجیب عجیب الزامات تراشے ہیں۔ مگر آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔ کمترین کو پرواہی نہیں بڑا الزام نقص امن کا لگایا۔ جس پر میں نے سنا ہے۔ کہ افسران نے اپنی بھڑاس نکالنے کا اچھا موقعہ نکالا ہے۔ میرے افسرنے گو بہت انصاف سے کام لیا ہے اور رپورٹ کی ہے۔ کہ نور محمد جیسا دیانتدار اور غریب مزاج میں نے اپنی تمام سروس میں نہیں دیکھا۔ مگر موجودہ شورش کا خیال کرتے ہوئے میں مجبور ہوں۔ کہ حضور انور کی خدمت بابرکت میں دعا کی تکلیف دوں۔ لہذا کمترین کے واسطے بہت بہت دعا کی جاوے۔ اگر یہی حال ہے تو خبر نہیں کہ اس شہر پر کیا آفت آنیوالی ہے۔

خادم۔ نور محمد سررشتہ دار دفتر مستوفی صاحب بہادر لاڑی۔

براہ بیل پٹ۔ بلوچستان۔ ۸ نومبر ۱۹۰۹ء

اطلاع جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے اشتہار سے احباب پر ظاہر ہو چکا ہے دسمبر کے آخر میں لاہور میں جلسہ ہوگا جسمیں عیسائیوں کے باطل عقائد کی تردید میں لیکچر ہونگے۔ نیز سیالکوٹ میں بھی ۳۰ و ۳۱ دسمبر کو ضلع سیالکوٹ کی جماعت احمدیہ کا مجمع ہوگا جہاں حضرت صاحبزادہ صاحب بھی تشریف لیجاوینگے۔ چونکہ عاجز بھی انشاء اللہ ان تقریروں کے متعلق لاہور جائیگا۔ اور اکمل صاحب بھی تاحال وطن واپس نہیں آسکے۔ اور نیز چھاپہ کی کل کچھ مرمت طلب ہو رہی ہے اسواسطے ۳۰ دسمبر کا اخبار نہیں نکل سکیگا۔ لیکن اسکی عوض کوئی بعد کا نمبر قبل نکالا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالے

معذرت اس اخبار کے ساتھ درس کا ضمیمہ چھپ نہیں سکا۔

اخبار کے صفحات کیوں کم ہیں اس اخبار کے صفحات سات سے دس تک کسی مصلحت سے روکے گئے ہیں۔ انشاء اللہ اگلے اخبار کے ساتھ روانہ خدمت ہو سکیں گے۔

قیمت اخبار جن اصحاب نے لکھا تھا کہ ہمکو وی پی نہ کیا جائے ہم قیمت جلسہ پر آکر دینگے امید ہے کہ وہ خود ہی قیمت جلد ارسال فرما دیویں گے ورنہ جنوری کا پہلا پرچہ انکی خدمت میں وی پی کیا جائے گا۔

ولایتی مستعمل ٹکٹوں کا ایک مجموعہ میرے پاس ہے۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

ضرورت نکاح حکیم میر احمد صاحب قریشی احمدی پسر برادر زادہ حضرت خلیفۃ المسیح عمر قریباً بیس سال۔ پیشہ طبابت خوش شکل نوجوان نکاح کے خواہاں ہیں۔ خط و کتابت صاحب موصوف سے قادیان ضلع گورداسپور میں ہو۔

دعا برادر سید غلام صفدر صاحب کی اہلیہ بیمار ہے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

نماز جنازہ برادر محمد اسمعیل صاحب اسٹیشن ماسٹر لاہو کا کی اہلیہ فوت ہوگئی ہے احباب سے درخواست نماز جنازہ کرتے ہیں۔

ریویو

گنجینہ تحقیقت اسلام

یہ ایک کتاب ہے عمدہ خوشخط اور صاف چھپی ہوئی ۲۲×۱۸/۴ کے ۲۶۴ صفحہ کے حجم پر۔ جسکا موضوع مصنف کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔ اسلام کی صداقتوں اور معارف کا پر حکمت فلسفہ عقلی اور قدرتی نقشہ میں حسب مذاق زمانہ ایسے عجیب پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے جس سے مسلمانوں کو فرحت اور استقامت حاصل ہو اور مخالفین کو سکوت۔ مصنفہ غلام حیدر سابق ہیڈ ماسٹر۔ وارورام نگر ضلع گوجرانوالہ۔

میں نے اس کتاب کو بنظر امعان دیکھا ہے۔

میں ذرا تفصیل کے ساتھ ریویو کرنا چاہتا ہوں۔

ہستی باری تعالیٰ کے دلائل ایسے دئے گئے ہیں جو ایک مومن بالغد کی دلچسپی کا موجب تو ہو سکتے ہیں۔ مگر خصم کیلئے مسکت ہرگز نہیں عرفت ربی بفسخ العزائم۔ اور مصنوع سے صانع کی ہستی پر دلیل لانا اور راستبازوں کی شہادت کرانا ہے۔ واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر غور کیا جائے (۲) صفات الٰہی کو عقلی طور پر خوب سمجھایا ہے (۳) نبوت اور الہام کے فلسفہ کو جس رنگ میں بیان کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف کے زیر مطالعہ احمدی لٹریچر رہ چکا ہے مگر سچے ملہم کی شناخت کے بارے میں جو اصول مصنف نے لکھے ہیں۔ اگر وہ واقعی طور پر مصنف کی انتہائی تحقیق کا نتیجہ ہیں۔ اور وہ انسے دوسروں پر حجت قائم کرنے کا حق رکھتا ہے تو میں مصنف کی ضمیر سے یہ اپیل کر سکتا ہوں کہ جب یہ باتیں حضرت سیدنا میرزا غلام احمد علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں تو انکے مامور من اللہ ماننے میں آپکو کیا تامل ہے۔

اول تو آپ **ملہم کی زندگی کے بے لوث** ہونے کو ضروری سمجھتے ہیں **مبارک مسیح** کی زندگی کے واقعات قبل از دعویٰ اور بعد از دعویٰ آپ کے پیش کرتا ہوں۔ اور پوچھتا ہوں کیا آپ ازروئے انصاف ان پر کوئی حرف رکھ سکتے ہیں۔

یہ دوسری بات ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں اور یوں۔ کیونکہ کہنے والوں نے تو حضرت سید المرسلین سید المعصومین کو بھی معاذاللہ ڈاکو۔ غارت گر۔ شہوت پرست کہا۔ مگر جو فہیم ہیں انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ جھوٹ ہے۔ کیونکہ جس مقدس وجود نے لاکھوں مشرکوں اور شراب خواروں کو عباد الرحمن بنا دیا اسکی یہ قوت قدسیہ اُسکے اقدس ہونے کی دلیل ہے۔ اسی طرح خود احمدیوں کا بہیئت مجموعی کیریکٹر اور زندگی کا اعلیٰ معیار حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی شہادت ہے۔ میں سیالکوٹ گیا اور وہاں کے بڑے بوڑھوں سے کہا کہ قبل از دعویٰ کئی سال حضرت نے یہاں گذارے ہیں کیا تم اُنکے چال چلن پر کوئی حرف رکھ سکتے ہو انہوں نے کہا ہرگز نہیں آپنے لکھا ہے کہ دیکھ لینا چاہیئے آیا دنیاوی لالچ کو تو اسمیں دخل نہیں۔ اس سے بڑھکر دنیاوی لالچ نہ ہونیکا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ مسیح موعودؑ نے اپنے لئے اپنی اولاد کیلئے اپنی زندگی میں کوئی نئی جائداد نہیں خریدی اور نہ بنائی۔ بلکہ اپنی جائداد کا معتد بہ حصہ دین کی اشاعت میں لگا دیا۔ اور پھر وفات سے تین سال پہلے اعلام الٰہی سے وصیت لکھی۔ مگر اسمیں اپنی اولاد کے متعلق کوئی ہدایت نہیں کی۔ حضور کے صاحبزادہ ہر طرح سے لائق ہیں تقریر کا یہ حال ہے کہ پچھلے جلسہ سالانہ دسمبر میں پہلے امیر المومنین نے ایک آیت پر تین گھنٹہ تقریر فرمائی۔ پھر اسکے بعد صاحبزادہ صاحب اُٹھے اور بغیر کسی نوبت وغیرہ کے آپنے ایک تقریر فرمائی جس کی نسبت خود مولانا امیر المومنین نے فرمایا کہ بعض نکات ایسے ہیں جو میں نے آجتک نہیں سنے۔ اور جو لوگ حضرت امیر کی طبیعت سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ آپ ذرا بھی کسی کا بیجا لحاظ کرنے والے نہیں۔ نظم بھی آپ ماشاءاللہ خوب لکھتے ہیں۔ دینی علوم سے آگاہی ہے باوجود اس قابلیت کے حضرت مغفور نے اپنے سامنے تمام انتظام ایک انجمن کی سپرد کیا۔ اور قوم نے اپنے سید مولیٰ کے بعض اشارات کے ماتحت علامہ نورالدین کو خلیفۃ المسیح تسلیم کیا۔ ایک شخص ایک خوفناک جنگل کو کاٹ کر بڑی محنت سے درندوں کا مقابلہ کر کے اُس زمین کو قابل کاشت بناتا ہے۔ اور پھر اُسمیں تخم ریزی کر کے خون جگر سے سینچتا ہے۔ جب وہ کھیتی اُگتی ہے اور پکنے کے قریب آتی ہے۔ تو وہ سب ایک دوسرے خاندان کے شخص کے حوالہ کرتا ہے اس سے زیادہ بیغرضانہ اور دنیاوی لالچ سے الگ زندگی بسر کرنیکا میں کیا ثبوت دوں۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو آپنے کہانتک نگاہ رکھا یہ آپ کی کتابوں سے دیکھیئے۔ آپ کم از کم کشتی نوح پڑھ لیں۔ کہ کیا پاک تعلیم ہے۔ اور آپ کو کہاں تک امن پسندی اور سلامت روی کی زندگی پسند خاطر تھی۔ پھر آپ پیشگوئیوں کی نسبت لکھتے ہیں۔ **کہ ملہم جو کچھ بطور پیشگوئی کے قبل از وقت کہتا ہے آیا وہ حالات کے مطابق قیاس کے طور پر ہے؟** اسکے لئے بھی میں ایک ہی پیشگوئی پیش کرتا ہوں۔ ایک گاؤں کا رہنے والا غیر معروف انسان پیشگوئی کی تجویز لکھتا ہے **یاتون من کل فج عمیق و یاتیك من کل فج عمیق** اور **لا تصعر خدك للناس**۔ اور ایک وقت آتا ہے کہ لوگ جوق جوق تیرے حضور آئیں اور دور دراز سے تحفے لائینگے۔ اور تو کثرت مخلوق سے گھبرا نہ جائیو کہ لوگوں سے بے رخی کرے۔

اب ہم نے یہ نقشہ جو تیس سال پہلے ملہم نے کھینچا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ایک دفعہ دو انگریز امریکہ سے قادیان میں آئے انہوں نے بڑا تعجب کیا کہ یہ ایک گاؤں ہے جسمیں کوئی امر دلچسپی کا موجب نہیں۔ بلکہ صحت کیلئے بظاہر مضر ہے ریلوی سٹیشن سے بہت دور ہے پھر کیا بات ہے کہ ہندوستان کے برگزیدے اور لائق انسان یہاں جمع ہیں پھر وہ کسی نشان کے طالب ہوئے تو حضور نے فرمایا تم خود نشان ہو اور یہی الہام پیش کیا۔ اب میں مصنف سے پوچھتا ہوں کہ قیاس سے کوئی انسان اور بیمار انسان جسے اپنی زندگی کا بھی بھروسہ نہیں ہو سکتا یہ پیشگوئی اس قدر تحدی سے کر سکتا ہے؟

پھر اسکے ساتھ یہ بھی دیکھنا ہے کہ جسقدر مخالفت اس مقدس انسان کی ہوئی جس قدر مقدمے جتنے کہ خونی مقدمے اسپر بنائے گئے کسی اور پر بھی بنائے گئے؟ باوجود ان مشکلات کے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور وہ زمانہ اسپر آیا کہ مشتاقان زیارت کی کثرت کی وجہ اُسے رستہ چلنا بھی دشوار ہو جاتا تھا اگر یہ بات آپکے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتی تو کم از کم اسکی کوئی نظیر پیش ہونی چاہیئے۔ انہی پیش کردہ باتوں سے صحبت کے اثر اور آسمانی مدد کا حال معلوم ہو سکتا ہے زمین والوں نے کسقدر زور لگایا مگر وہی ہوا جو آسمان سے ندا آچکی تھی

(۳) اسکے مصنف نے قبل از نزول قرآن۔ دنیا کی مذہبی حالت کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے اور آنحضرت صلعم کے سوانح پر ایک نظر کی ہے جو قابل مطالعہ ہے۔

(۴) قرآن شریف کی برکت اور اسکی تاثیر کی نسبت آپنے کچھ باتیں لکھی ہیں مگر آپنے یہ کیوں نہیں لکھا کہ قرآن نے مسلمان کو سلطنت دلا دی۔ قرآن کی تعلیم کا دوسری کتابوں سے یہ امتیازی نشان ہے کہ اسکی متابعت سے انسان پھر ان انعامات کا وارث ہو جاتا ہے جو اگلے منعم علیہم گروہ پر ہوتا رہا ہے کہ وہ مومن مکالمہ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔

(۵) اسلامی جہاد کا فلسفہ آپنے لکھا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ صحابہ کرام کی تمام جنگیں دفاعی تھیں آپنے انجمن حمایت الاسلام وغیرہ کا نام لیا ہے جنہوں نے جہاد کی حقیقت کو کھولا ہے مگر مجھے بہت افسوس ہے کہ آپنے مسیح موعودؑ کا ذکر نہیں کیا جس نے ستر کتابوں میں اس مضمون کو خصوصیت سے لیا ہے یہانتک کہ چار لاکھ انسان ان خیالات کا بنا کر فوت ہوا ہے کہ اب دین کیلئے حرام ہے جنگ اور قتال۔

(۶) صفحہ ۵۳ پر آپنے ایک فقرہ لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک ہی دفعہ الہام کر کے پھر بالکل گونگا بن جائے۔ تو خدا کی زندہ ہستی کا ویسا زبردست یقین مفقود ہو جائے نوجوان پر انکے

ہم خیال دوسرے مسلمانوں پر حجت ہے اور میں اُن سے پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ پھر تم لوگ مسیح کی وحی پر کیوں تعجب کرتے ہو۔ جبکہ یہ بھی مانتے ہو کہ ایک زندہ نمونہ کی اشد ضرورت ہے چودھویں صدی میں مجھے بتاؤ تمہارے لئے کون زندہ نمونہ تھا یا ہے۔

(۷) صفحہ ۱۶۱ پر آپنے فلسفۂ قطع سلسلۂ نبوت چند سطروں میں لکھا ہے مگر جو دلیل دی ہے اس سے صرف یہی واضح ہوتا ہے کہ نبوت تشریعی کا خاتمہ ہوا پس دوسری نبوت کے قطع کی کیا وجہ ہے۔ اور آپ خود مانتے ہیں۔ کہ بعض امور غیبیہ پر یا بعض قسم کے نئے معارف پر حسب مصلحت زمانہ کسی ولی اللہ کو اطلاع ملتی رہیگی۔

(۸) قرآن شریف کے اعجاز کا فلسفہ لکھا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اور معجزے تو انکے نبیوں کے ساتھ رہے مگر قرآن کا معجزہ قیامت تک قائم ہے اور اسکی فصاحت۔ اصل کتاب موجودگی۔ غیب کی خبروں۔ اور صفات الٰہیہ کے بیان کو بطور نبوت پیش کیا ہے۔ میں کہتا ہوں مصنف نے کیوں کھولکر اس امر کو نہیں لکھا کہ قرآن صرف فصاحت میں ہی اپنا مثل نہیں مانگتا بلکہ وہ ہر ایک پہلو سے اپنی مثل لانیکی تحدی کرتا ہے۔

(۹) پنج ارکان اسلام پر بحث کی ہے۔ نماز کے متعلق اگر آپ شیخ یعقوب علی صاحب کی کتاب کا مطالعہ فرمالیتے تو زیادہ معارف لکھ سکتے۔ اور اُسکی ضرورت بہت تھی۔

وضو کے متعلق اس سے زیادہ پر حکمت معارف بیان کئے جانے چاہیئے تھے۔ اوقات نماز کا فلسفہ بھی رہ گیا۔ یعنی یہ بتانا تھا کہ ظہر و عصر و مغرب و عشا و فجر کیوں نماز کیلیئے مقرر ہوئے۔

(۱۰) روزہ کا فلسفہ لکھا ہے۔ مگر بہت ہی کم اور بالکل ناکافی کسی معترض یا اباحتی زندگی گذارنے والے یا نیچری دماغ کی تسلی نہیں ہو سکتی جہاں احیاء العلوم وغیرہ سے مدد لی ہے وہاں حجۃ اللہ البالغہ بھی دیکھ لیتے۔ میرا مضمون ہی ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۹ء والا پڑھ لیتے تو آپ کہہ سکتے کہ روزے کیلیئے یہ اوقات کیوں مقرر ہیں یہ تعین کیوں ہے۔ اور روزے کے فوائد تو بارہ۱۲ چودہ۱۴ کے قریب میں نے بھی اُس مضمون مطبوعہ بدر میں گنے تھے۔ بالخصوص لعلکم تتقون ہی بیان کر دیتے کہ قرآن مجید نے کیوں فرمایا۔ میں ابھی لکھے دیتا ہوں کہ جب خدا کے لئے ایک حلال چیز انسان چھوڑ سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ حرام اشیاء سے پرہیز نہ کر سکے۔

(۱۱) زکوٰۃ پر بہت کچھ لکھنے کی ضرورت ہے آجکل کے مسلمانوں کی اسکی طرف توجہ دلانیکی خصوصیت سے ضرورت تھی۔

(۱۲) حج کا فلسفہ بھی بہت ہی کم لکھا ہے وہ باتیں تو لکھدی ہیں جو حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تقاریر میں اکثر آئی ہیں مگر یہ بتانا ضروری تھا کہ حج ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ پھر رمی الجمار طواف کعبہ وغیرہ کی حکمتیں بتانا اس زمانہ کے لوگوں کو از بس ضروری تھیں۔ حجر اسود کے بوسہ کی حقیقت ہی کھولدیتے یہ سب باتیں رہ گئیں جو ایک فروگذاشت کی ہے۔

(۱۳) حقوق العباد میں والدین میاں بیوی کے تعلقات پر بہت کم اور ناکافی بحث کی ہے۔

آجکل جو دیا ہے کہ مسلمان اپنی عورتوں کو معلقہ رکھ چھوڑتے ہیں اسکے متعلق مصنف نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اسکے علاوہ حاکم۔ والدین۔ رشتہ داروں۔ اور شراب جوا زنا پر اچھا لکھا ہے۔

(۱۴) یورپ کی تمدنی ترقی کے گیارہ اصول ضیاءالاسلام سے نقل کئے ہیں اور پھر انہیں قرآن مجید میں سے ثابت کیا ہے اگر مضمون نویس کی نظر قرآن پر زیادہ ہوتی تو اور بہت سی آیات اس سے زیادہ صاف پیش کر سکتا تھا۔

(۱۵) مصنف کو صوفی ہونے کا دعویٰ ہے مگر روحانی ترقی کے متعلق بہت کم لکھا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے چار اعتراضوں کو بطور مثال لکھکر بڑی متانت سے جواب دیا ہے اور آریہ کے لیڈر کا نام بہت عزت سے لیکر اسلامی تعلیم کی حقیقت کا ثبوت دیا ہے جسے میں بہت پسند کرتا ہوں۔ اسکے بعد آپنے نیوگ۔ ہوم۔ عورت کیلیئے عورت شوہر کیلیئے شوہر گواہوں کے قاعدے پر با موقعہ اعتراض کیا ہے۔

(۱۶) قرآن کی حفاظت ترتیب پر ایک مضمون لکھا ہے اگر ریویو کے پرچے بغور مطالعہ فرمالئے جاتے تو مصنف اس سے اچھی اور مکمل لکھ سکتا۔

(۱۷) علم الحدیث کی طرف عمدہ توجہ دلائی ہے اور آنحضرت صلعم کے لکھے ہوئے اصل خط حدیث کے مروی الفاظ مل جانے سے حدیثوں کی صحت پر استدلال کیا ہے

(۱۸) قرآن کے لئے حدیث کی تفسیر کو ضروری ٹھیرایا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ کے واقعہ بہتان عظیم سے کئی مسائل نکالے ہیں ہمہ اوست کے عقیدہ والوں کے خلاف بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ ناسخ منسوخ پر بحث کی ہے احکام کی تبدیلی اور تاخیر کا فلسفہ بتایا ہے مگر اس بات کو صاف نہیں کیا۔ کہ موجودہ قرآن میں کوئی ناسخ منسوخ آیت ہے مستفید معنی کے اعتبار سے نہیں تفسیر القرآن بالقران کا اچھا نمونہ دکھایا ہے اور احمدی لٹریچر نے اس بارے میں آپکی خوب مدد کی ہے۔

(۱۹) مجھے افسوس ہے کہ مصنف تاویل القرآن کے عنوان میں تاویل کے معنی خود نہیں سمجھے۔

(۲۰) طلاق عدم جواز متعہ کا مسئلہ۔ حلالہ کا مسئلہ۔ تعدد ازواج۔ اور پردہ ان کا فلسفہ لکھا ہے۔

(۲۱) فرشتوں کی نسبت آپنے تسلی بخش بیان نہیں لکھا۔ حضرت اقدس کی آئینہ کمالات۔ توضیح مرام پڑھکر اس مضمون پر قلم اُٹھانا تھا۔

(۲۲) معجزات کے فلسفہ کے بیان میں آپنے مولوی ابراہیم سیالکوٹی تصنیف کے ایک حصہ کو مدد لی ہے۔

(۲۳) اسلامی توبہ کا فلسفہ لکھا ہے اور اسلامی بہشت و دوزخ کی حقیقت کھولی ہے یہاں حضرت اقدس کی تحریرات نے آپکو کام دیا ہے آپنے لکھدیا ہے بہشت محض انسان کے اپنے ہی نیک اور بد اعمال کی مثالی صورتیں ہیں شراب کی حقیقت بھی بتائی ہے لیکن اگر مصنف صاحب عذاب قبر پر بھی کچھ لکھدیتے اور اس بیان کو واضح کرتے تو خوب تھا۔ آخر میں آپنے ندوہ سے ایک مضمون عربی زبان کی فضیلت پر لکھا ہے۔

یہ تو ہے اس کتاب کے مضامین کی کیفیت۔ میں نے اس کتاب کو پڑھکر اپنے ہادی و رہنما حضرت سید الاولیا پر بہت بہت درود بھیجا ہے۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ گو زمانہ نے آپکو نہیں مانا مگر آپکی تعلیم کو مان لیا آپکے اقوال تمام ذہین آدمیوں کے قلب میں گھر کر گئے ہیں اس کتاب کے مطالعہ سے خوب معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت نے جسقدر معارف بیان کئے ہیں الہام کی نسبت اور دوسرے اسلامی مسائل کی نسبت وہ سب کے سب ایسی پر لطف تھے کہ خود بخود لوگ مان گئے ہیں مسیح کی وفات اور الہام کے تاقیامت نزول اور زندہ نمونہ کی ضرورت ہے اور مہدی کا بغیر جہاد کے اپنی مشن اشاعت مخالفین بھی مانتے جاتے ہیں۔ پھر اس کتاب کے مطالعہ سے الاشیاء تعرف باضدادہا کھلتا ہے کہ ہمارے امام نے ہمیں کس اعلیٰ مقام پر پہنچا دیا ہے کہ ایسے پر معارف کتاب بھی معمولی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اسمیں کوئی ایسی بات نہیں جو ہم اپنے امام کی کتب میں مطالعہ نہ کر چکے ہوں۔ واقعی جب تک عطار کی دوکان میں تھے ہمیں خوشبو وہ بہار نہیں دیتی تھی۔ میں دوسری کتابیں کبھی کبھی اس نیت سے بھی پڑھا کرتا ہوں تا معلوم ہو کہ ہم نے کہاں تک ترقی کی ہے۔

ایک نہایت ہی مکروہ اور قابل اظہار نفرت بات اس کتاب میں یہ ہے کہ صوفی غلام حیدر صاحب نے کئی مقامات پر

سرورِ کائنات فخر موجودات کو محمد صاحب لکھا ہے۔ یہ عیسائیوں کا طرز ہے جو مجھے سخت ناپسند ہے اور بڑے زور سے کہتا ہوں کہ مصنف کی کتاب کو بائیکاٹ کیا جاوے۔ جب تک کہ وہ اسپر اظہار افسوس نہ کرے اس طرح نام لینے میں صریحاً بے ادبی ہے۔ میں نے اپنے امام کو دیکھا ہے اس نے باین علو مرتبت کبھی اس طرح نام نہیں لیا بلکہ ہمیشہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کہا ہے۔ آپ کی تحریرات میں بھی یہی بات ہے۔ والسلام ۔ اکمل ۱۲ نومبر ۱۹۰۹ء ۶ بجے

اکمل کا پیام بنام حضرت امامؑ

عرصہ ہوا میں نے کبھی کوئی شعر نہیں لکھا میرا خیال تھا کہ اچھا ہوا کہ یہ سودا میرے سر سے نکل گیا لیکن جب میں گھر آیا اور آج صبح ایک لکۂ ابر کو ہوا کے گھوڑوں پر سوار دیکھا۔ تو دل مشتاق دیوانہ وار تار نگہ کے ذریعے اسکی طرف دوڑا ۔ اور یہ پیغام منظوم ہو گیا۔

ابر کے ٹکڑے! کہاں جاتا ہے تو — مجھ پہ اک احسان فرماتا ہے تو؟

میں نے اک پیغام دینا ہے تجھے — اجر ملتا ہے جو لینا ہے تجھے

فرقتِ احباب میں ہوں دل فگار — حد سے بڑھ کر ہو رہا ہوں بے قرار

ہے بٹالہ سے پرے اُن کا مقام — قادیان ۔ دار الامان ۔ دار السلام

مثل سبزۂ طور اُگتے ہیں جہاں — نور کا جس کے ہے موتی اک جہان

جس کے کانٹوں میں ہے پھولوں کی مہک — جس کے جھاڑوں میں ہو سبزے کی لہک

جسکی تاریکی میں نوروں کی ضیا — جسکی باریکی میں شانِ کبریا

جس کے میدانوں میں جنت کی جھلک — جسکی گلیوں کے نگہبان ہیں ملک

جسکی پستی میں بلندی ہے نہاں — جسکی کمزوری میں قوت ہے عیاں

جسکی بیداری میں خوابوں کے مزے — جسکی ہشیاری میں مستی زا نشے

جسکی خوابوں میں ہے بیداری کا رنگ — جسکی غفلت میں ہے ہشیاری کا رنگ

ہے فنا جس کی بقا کی شان میں — ہے جفا جسکی وفا کی شان میں

جس کا جاہل برتر از سقراط ہے — جس کا احمق بہتر از بقراط ہے

کفر میں جس کے ہے نورِ ایمان کا — جہل میں جس کے ہے طورِ عرفان کا

موت میں جس کی حیاتِ جاوداں — زندگی میں جسکی ۔ مرگِ ناگہاں

ہجر میں جس کے مزا ہے وصل کا — گریہ میں جس کے ہنسی کی ہے ادا

دشمنی میں جس کی ۔ الفت کے مزے — رنج میں جس کے ۔ مسرت کے مزے

جس کا ابجد خواں ہے ۔ عالم منتہی — بے خبر کو جس کے ۔ ہے صد آگہی

جس کے بوڑھے بھی ہیں ۔ ہمت میں جوان — جس کے بچپن میں بڑھاپے کی ہے شان

جسکی خاموشی میں سو فریاد ہے — جسکی فریادوں میں چپ کی داد ہے

مہر ساماں جس کا ذرہ ذرہ ہے — بحرِ عرفاں جس کا قطرہ قطرہ ہے

مختصر جس کا مطول ہو گیا — پیچھے آنے والا ۔ اول ہو گیا

میرے مرشد کا وہی ہے خوابگاہ — مہبط انوارِ حق شام و پگاہ

میرے مہدی کا وہیں مرقد ہوا — جس پہ فضل ذوالمنن بے حد ہوا

جس کو حق نے چن لیا اپنے لئے — اپنی خلقت کی ہدایت کے لئے

کون وہ مرشد رہنماؤں کا امام — مرسلِ حق ۔ جسکے گردوں مقام

جس کے دامن پر فرشتوں کی نماز — بھیجا جاتی مایۂ صد عز و ناز

جس کے شمشیرِ قلم نے یک قلم — کر دئے اعدائے دین کے سر قلم

باب لد کا فاتح روشن ضمیر — وہ مجسم قدرتِ ربِ قدیر

جس کے وصفوں کا نہیں ممکن بیان — گرچہ ہو ہر موئے تن میرا زبان

اس لئے میں دے کے ہوش انسان — اپنے دردِ دل کا کرتا ہوں بیان

کہنا جا کر ابر کے ٹکڑے! ضرور — آپ کا خادم وہی مخلص "ظہور"

جو گنہ گاری میں اپنی فرد ہے — جس کا دل اس زندگی سے سرد ہے

جس کے لب خشک اور چہرہ زرد ہے — جس کا جینا مایۂ صد درد ہے

جو نہیں رکھتا کوئی حسنِ عمل — ماسوائے الفتِ آں بے بدل

جو سیہ کاری میں واں مشہور ہے — دوستوں کی نگہ میں مقہور ہے

جو ہے ننگ اپنی جماعت کیلئے — جو ہے گنگ ان کی سماعت کے لئے

جو کہ ان کی خوبیوں میں عیب ہے — جو کہ ظاہر ہو کے پھر بھی غیب ہے

عار ہے جس کا وجود ان کے لئے — نور میں ہے مثلِ دود ان کے لئے

جو مریض اب تک شفا یابوں میں ہے — جو ذلیل و خوار نوابوں میں ہے

جو کہ اس گلشن کے پھولوں میں ہے خار — جو خزف ۔ لعلوں میں ہوتا ہے شمار

جو ہے عبرت اس زمانہ کے لئے — جو ہے ہیرو اک فسانے کے لئے

جو ہے اکمل پر سوا اکس بات میں — نقص و عیب و ضعف بیس اس بات میں

٭ جو محبت میں بڑا بدنام ہے — کشتۂ تیغِ بتِ خودکام ہے

کفر کیشی جس کا دین اسلام ہے — دل فروشی جس کا ہر دم کام ہے

جس کی آنکھوں میں نہیں جچتا کبھی — عارضی حسنِ بتانِ آذری

کیونکہ ان آنکھوں نے دیکھا مہ جمال — شاہِ خوباں جیا یوسف مثال

ظاہر و باطن میں تھا جو بے نظیر — آسمانِ حسن کا بدرِ منیر

جس کی دنیا کو ضرورت تھی بڑی — جس کو دی اللہ نے قدرت تھی بڑی

وہ ہی جب آنکھوں سے اوجھل ہو گیا — کون ہے پھر اور؟ جو رہ چلائے گا

اس لئے اس لا الٰہ کے ساتھ ہی — دل صدا دیتا ہے الا اللہ کی

بس ایسی دل والا کہتا ہے سلام — اور اس کے بعد دیتا ہے پیام

جلد پاس اپنے بلا لیجو شہا — جلوہ ہی اپنا دکھا دیجو شہا

جا ہوا کے گھوڑوں پر ہو کر سوار — سامنے جب آ گیا تیرے مزار

میرے آنسو بن کر اس پر تو برس — دل میں رہ جاوے نہ باقی کچھ ہوس

اس کی مٹی میں تو ہو جا کر فنا — میں بھی دو ہفتہ کے بعد آ جاؤنگا

(انشاء اللہ)

٭ ان دو شعروں سالک کی اس حالت کی طرف اشارہ ہے ۔ جس میں وہ عجائبات دنیا کے ذرے ذرے پر دل لگاتا اور پھر اس کے نقص و عیب سے آگاہ ہو کر ان کا کفر کرتا۔ آخر اس سرچشمہ حسن و احسان کا عرفان حاصل کرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ ۔ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ

اخی صادق وبرادر اکمل ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ برادرم یہ ایک مباہلہ ہے جو درمیان اس عاجز کے اور مولوی شرف الحق دہلوی شاگرد ومولوی رشید احمد گنگوہی کے ۔ ضلع بلاس پور ممالک متوسط میں بتاریخ ۲۷ نومبر سنہ ۶ کو جانبین کی قیل وقال کے بعد واقع ہوا ۔ براہ مہربانی آپ اس کو درج اخبار کر دیویں ۔ مولوی شرف الحق دہلوی کے مرید اس علاقہ میں ہیں ۔ جن کے لئے وہ اکثر اس طرف آیا کرتے ہیں ۔ میرے رشتہ داروں میں سے ایک میرے عزیز ان کے مرید ہیں ۔ جن کے اصرار سے مجھ کو ان کی مجلس میں چلے جانے کا اتفاق ہو گیا مشیت ایزدی نے یہ نادر الوقوع موقع پیش کیا ۔ ورنہ لو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد کے حسب مقتضیٰ ایسا ہونا ذرا دشوار تھا ۔ میں حیران تھا کہ اس مرتبہ اس ضلع میں اس قدر میرے قیام سے کیا فائدہ ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے احمدؑ کے غلام کے لئے بہت ہی غیرت ہے سب وشتم کرنیوالے اور جبارانہ مباہلہ کے بعد عقوبت قہری مانگنے والے کاذب ظالم کو خداوند قدیر ضرور ایسی سزا دیگا ۔ جو دوسروں کے لئے اس کا واقعہ موجب عبرت ہو ۔ بعد کسی قدر سابقہ گفتگو کے جن لاحقہ تحدیانہ دعاوی پر مباہلہ مبنی ہوا ہے ۔ اس کو میں ذیل میں سوال وجواب ورد وقدح کے طور پر پیش کرتا ہوں ۔ وہو ہذا ۔

مولوی شرف الحق دہلوی ۔ ہمارے مریدوں سے ہم کو معلوم ہوا ہے کہ تم مرزا قادیانی کی تصویر کو اپنے پاس رکھ کر اس کی پرستش کرتے ہو ۔ اس کو سجدہ کرتے ہو پس تم بت پرست ہو ۔ (حالانکہ ان دنوں میرے پاس حضرت اقدس کی تصویر ہی نہ تھی ۔ احمد اللہ)

احمد اللہ بآواز بلند سہ بار ۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا ۔

شرف الحق ۔ نہیں تم ضرور بت پرست ہو اور قادیان شیطان ملعون دجال (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) کی تصویر کو پوجتے ہو ۔ ہم نے تحقیق سنا ۔

احمد اللہ بآواز بلند سہ بار ۔ کفیٰ بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع

شرف الحق ۔ تصویر رکھنا حرام ہے اور تم اس کے مرتکب ہو ۔

احمد اللہ ۔ قرآن شریف سے تصویر بلکہ مورتوں کا باقی رکھنا اور توڑنا دونوں ثابت ہے اگر کوئی دینی صداقت وہدایت متوقع ہو تو لا باس ہے ایسی صورت میں تصویر کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ۔

شرف الحق ۔ قرآن شریف میں کہاں ہے ؟

احمد اللہ ۔ فجعلھم جذاذا الا کبیرا لھم لعلھم الیہ یرجعون

شرف الحق ۔ اس کے کیا معنے ہیں ؟

احمد اللہ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑا ہی اور دینی فائدہ کی غرض سے ایک بڑے بت کو باقی بھی رکھا ۔ حضرت ابراہیم پر بغیر انکار کے اللہ تعالیٰ نے اس قصہ کو بیان فرمایا ہے توڑنا اور باقی رکھنا دونوں فعل ہی محل مدح میں ہیں ۔

شرف الحق ۔ صحابہ نے اس آیت کے یہ معنے نہیں کئے ۔

احمد اللہ ۔ قرآن کریم کا یہ اعجاز ہے ۔ لا تنقضی عجائبہٗ ۔

شرف الحق ۔ قادیانی مرزا تمہارا بت کبیر تھا ۔

احمد اللہ ۔ نہیں بلکہ ابن اللہ کہنے والوں اور ان کے معاون مولویوں کے لئے آپ کا وجود اس شرک کا قاتل تھا ۔ آسمانی حربہ کے ساتھ آپ فاس اللہ العجیب لکسر انیاب الصلیب تھے ۔

احمد اللہ ۔ تم نے مجھ پر بت پرستی کا افترا کیا ہے مگر تم خود آپ درحقیقت مشرک ہو ۔ کل کے روز تم نے بازار میں وعظ کرتے ہوئے لوگوں کو تو کہا تھا ۔ کہ خدا کو وحدہٗ لا شریک جانو ۔ نہ خدا کی ذات میں شرک کرو نہ خدا کی صفات میں شرک کرو ۔ مگر باوجود اس کہنے کے خداوند تعالیٰ کی صفات میں ایک عاجز انسان مسیح کو تم خود ہی آسمان میں زندہ سمجھ رہے ہو ۔ انیس سو برس ہو گئے ۔ خدا کی طرح مسیح بھی تمہارے نزدیک کھانے پینے ہگنے موتنے سونے جاگنے کے عیوب سے پاک ہے ۔ یقیناً یہ باتیں خدا کی صفات میں شرک ہیں ۔ تم پیر اور لوگوں کے مرشد کہلاتے ہو ۔ اس شرک سے آپ بھی توبہ کریں اور اپنے مریدوں کو بھی شرک سے بچاؤ ۔ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۔

شرف الحق ۔ تمام اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح آسمان میں زندہ ہے ۔

احمد اللہ ۔ یہ غلط دعوےٰ ہے ۔ امام مالک اہل سنت والجماعت میں سے ایک عظیم الشان پیشوا ہیں ۔ اور مسیح کی وفات کے قائل ہیں (دیکھو مجمع البحار ۔ زیر معانی الفاظ حدیث) (حکماً عدلاً ۔ قال مالکؒ مات عیسےٰ)

شرف الحق ۔ کثرت امت کی حیات مسیح کی طرف ہے اسواسطے حیات مسیح حق ہے ۔

احمد اللہ ۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قلیل من عبادی الشکور فرمایا ہے پس کثرت کا اعتبار اڑ گیا ۔ وقال اللہ تعالیٰ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ ۔

شرف الحق ۔ مرزا قادیانی کا فر مرا ہے بے ایمان مرا ہے دجال مرا ہے لوگوں کو گمراہ کر کے مرا ہے ۔

احمد اللہ ۔ اللھم صل علی محمد واحمد وعلیٰ آل محمد واحمد وبارک علیہما وسلم ۔

شرف الحق ۔ میں نے کچھ سخت کہا ہو تو معاف کر دینا ۔

احمد اللہ ۔ اس کی معافی احمد اللہ کے ہاتھ میں نہیں ہے عدالت مدعی ہے خدا کے مامور ومرسل پر تم نے سب وشتم کیا ۔ میں اس معاملہ کو بحوالہ خدا کرتا ہوں ۔

شرف الحق ۔ بہت اچھا بہت اچھا ہے کیا اس کا ڈر بتلاتے ہو پھر تو مباہلہ ہی سہی ۔

احمد اللہ ۔ مباہلہ تو خود ہو گیا تم نے مجھے تصویر کی وجہ سے بت پرست کہا اور میں نے تمہیں مسیح کی حیات جسمانی کی عقیدت پر تم کو تمہارا مشرک ہونا سمجھا دیا اب ہم دونوں میں سے جو واقعی بت پرست یا مشرک ہو گا اس پر خدا کا قہر نازل ہو گا ۔ انا او ایاکم لعلیٰ ھدی او فی ضلال مبین ونجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔

شرف الحق ۔ ضرور بالضرور ہم دونوں میں سے جو مشرک یا بت پرست ہو گا اس پر خدا کا قہر نازل ہو گا ۔

یہ زبانی تقریر تھی تحریر نہیں تھی ۔ اس کے بعد مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ایک شخص نے ان میں سے کہا کہ ہمارے پیچھے نماز پڑھ لو ۔ میں نے کہا ۔ مباہلہ کے بعد باہمی نماز کیسی ۔ اب تو خدائی فیصلہ کا انتظار ہے بغیر سلام کے (احمد اللہ) ان کی مجلس سے واپس لوٹ آیا ۔ اور ابتدائی ملاقات کے وقت میں نے شرف الحق پر سلام پڑھا اور ان سے مصافحہ بھی کیا تھا ۔ اس لئے کہ وہ مستور الحال تھے چونکہ یہ قیل وقال ایسے موقع پر اتفاقاً واقع ہو گئی ۔ جہاں کہ مولوی شرف الحق اور ان کے چند ایک بلاسپور کے مریدوں کا حلقہ تھا اس لئے ان کو موقع مل گیا ۔ کہ بخلاف شان مولویت اور شان پیری ومشائخ کے خوب دل کھول کر سب وشتم کر بیٹھے اور اپنے مرشد کی طرف سے جو غم وغصہ کہ ان کی طبیعت میں تھا اس کو اس طور سے غلط کرنے کا ان کو موقع مل گیا خاکسار نے بتوفیقہ تعالیٰ بدتہذیبی کا مقابلہ صبر وتحمل سے کیا اور بت پرستی کے ناپاک افترا کو اسی مجلس میں بآواز بلند ان پر لوٹا دیا ۔ وکفی اللہ المومنین وکان اللہ قویاً عزیزا ۔ اس جگہ یہ خاکسار اور چند روز قیام کے بعد جلسہ پر انشاء اللہ تعالیٰ حاضر خدمت ہو گا ۔

اے سر وجان ودل وہر ذرہ ام قربان تو
بر دلم بکشار زرحمت ہر در عرفان تو
یک نظر فرما کہ تا کوتاہ شود جنگ وجدال
خلق محتاج است سوئے جذبۂ برہان تو
یک نشان بنما کہ تا نورت درخشد در جہان
تا شود ہر منکر ملت محامد خوان تو
گفتگو وبحث در دین درد سر بسیار ہست
قصہ کوتہ کن بآیات عظیم الشان تو

راقم ۔ خاکسار احمد اللہ ۔ (حافظ) از ضلع بلاس پور ۔ محلہ جونا مکان سید علیم الدین ٹھیکیدار (ممالک متوسط)

اپیل صلح

سینہ و دل حسرتوں سے چھا گیا ۔ بس ہجوم یاس دل گھبرا گیا

اسلام کے شیدائیو! قوم کے فدائیو! ذرا سوچو اور غور کرو کہ کیا ہو رہا ہے ۔ آریہ ۔ عیسائی تمہارے ملک کے ملک اور شہر کے شہر اور محلہ اور گھر تک فتح کئے جا رہے ہیں ۔ مگر ایک تم ہو کہ ذرا بھی گردن اٹھا کر نہیں دیکھتے کہ اسلام کس طرح مٹا جا رہا ہے ۔ کون مسلمان ہے کہ جو اس حال کو دیکھ کر اور سن کر آٹھ آٹھ آنسو نہ بہائیگا ۔ کون دل ہے جو آہ آہ نہ کریگا ۔ کہ ایک زمانہ وہ بابرکت تھا کہ اگر ایک مسلمان مرتد ہو جاتا تھا تو تمام مسلمانوں کے دل ہل جایا کرتے تھے اور زمین اس سرے سے اُس سرے تک اور آسمان کانپ اٹھتے تھے ۔ یا ایک وقت یہ ہے ۔ کہ جگہ بجگہ جو لوگ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر جان فدا کرنے کو تھے وہ آج برملا گندہ خیال اور بُرے الفاظ سے پیش آ رہے ہیں ۔ مگر ہم مسلمان ہیں ۔ کہ کانوں پر جوں تک نہیں رینگتے ۔ دیکھو اور اُٹھو اور سنبھلو ۔ یہ وقت خواب کا نہیں ہے اگر ایسے وقت میں تم نہ جاگو گے تو اور کون وقت تمہارے لئے آویگا ۔ بار بار دل بھر آتا ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں ۔ ؎

کب تک کہاں تک اُٹھائے دل سلیم ۔ صدہا کوئی اس تسلیم نا روا کی ہے

خدارا آنکھ کھول کر دیکھو کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا ہے ۔ کہ شاداب باغ (اسلام) اور کس مالی کا لگایا ہوا ہے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ویران ہوا جاتا ہے ۔ طائران خوش الحان کی جگہ بوم شوم چیخیں مار رہے ہیں ۔ گل و گلزار کی جگہ خارستان ہو کا بیابان بنا چلا جاتا ہے ۔ ہم ہیں کہ ذرا بھی توجہ نہیں کرتے کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا اور توجہ کریں بھی تو کیوں کہ ہم کو اپنے بھائیوں کی حالت دیکھ کر اس پر بھی رشک و حسد سے فرصت نہیں ملتی

ہم سبھوں کو یہ بڑا آزار ہے ۔ دین کا ٹھاٹھ ہوا یار اسے ہے

اہل اسلام میں بہت فرقے ہو گئے ہیں اور یہ سب کڑیاں (فرقہ) ایک ہی زنجیر کے ہیں اور ہر ایک فرقہ اپنی عقیدت کے مطابق راہ سلیم پر ہے اور اس راستہ سے چلکر منزل مقصود تک پہونچنا سمجھتا ہے ۔ مگر ہمارے برادران (رکن اسلام) ان کی راہوں میں تو کانٹے ڈالتے چلے جاتے ہیں اور یہاں تک مخالفت اسلام میں سرگرم پائے جاتے ہیں ۔ کہ دوسرے مذہب آ آ کر ان پر قبضہ کئے چلے جاتے ہیں اور یہ لوگ (رکن اسلام) کھڑے ہو کر تماشہ دیکھتے اور خوش ہوتے ہیں ۔ ہائے وائے بر حال ما ۔

میں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے کسی فرقہ کو نہیں بلکہ کل مسلمانان کو خواہ وہ کوئی فرقہ یا عقیدہ رکھتا ہو ۔ مخاطب کر کے عرض کرتا ہوں ۔ کہ بھائیو ہم کو آپس کی کشمکش نے پیس ڈالا اس کو دور کرو اور جانے دو ۔ اگر کوئی شخص اپنے عقیدہ کے مطابق کسی راستہ پر چل رہا ہو تو ہم کو کیا ضرور ہے کہ ہم اپنے راستہ پر چلتے چلتے کھڑے ہو جاویں اور اس کو روکیں یا جھگڑیں کہ وہ اس راستہ پر نہ چلے کیوں فضول وقت اپنا ضائع کریں ۔ بلکہ ہمارا تو فرض ہے کہ ہم ان کی امداد راستہ چلنے کی کریں ۔ کہ جو یا تو بالکل چل ہی نہیں سکتے یا راستہ ان کو معلوم نہیں ہے اور جن کو لٹیرے (غیر مسلم) بہکا لے جاتے ہیں اور پھر ان کو ایسے ظلمات کے راستہ چلا کر ایسے کنوئیں میں دھکیل دیتے ہیں کہ جہاں پر پہونچنے تک کی بھی ہم کو قدرت نہیں ہوتی

میرے قومی اور مذہبی لیڈرو! میری آہ و زاری کو سُن کر کچھ تو توجہ فرماویں اور کوئی ایسی سبیل نکالیں کہ جس سے یہ اُجڑا ہوا باغ (اسلام) پھر سرسبز نظر آنے لگے اور باد مخالف (غیر مسلم) کی جھونکوں سے محفوظ رہے ۔ ایسے میری آرزو ہے کہ شہر دہلی یا کسی دوسرے مقام پر کہ جہاں کل اہل اسلام خواہ وہ کسی فرقہ یا عقیدہ کے ہوں ایک ایسا مذہبی کانفرنس (جلسہ) کیا جاوے ۔ کہ جس میں یہ امر یقین کو پہونچایا جاوے ۔ کہ کوئی مسلمان خواہ وہ کسی عقیدہ کا ہو کسی دوسرے مسلمان کو خواہ وہ کسی فرقہ یا عقیدہ کا ہو ۔ کسی طرح مخالفت تحریر و تقریر میں نہ کرے گا ۔ بلکہ یہ تمام کڑیاں (فرقہ) ملکر زنجیر کو ایسے مضبوط بنا دیں ۔ کہ کوئی بھی غیر مسلم مذاہب کو جرأت اس کے توڑنے کی نہ ہووے ۔ نامہ نگاران سے التماس قلم امدادی کی ہے

جزاک اللہ احسن الجزاء ۔ محمد عمر ۔ احمدی ۔ کوہ منصوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اسلامی لیکچروں کا سلسلہ

مسیحی لیکچر کے جواب میں

اس سے پیشتر اعلان کیا گیا تھا ۔ کہ ہماری طرف سے عنقریب اسلامی لیکچروں کا سلسلہ بجواب اون لیکچروں کے شروع کیا جائیگا ۔ جو مسیحی صاحبان کیطرف سے لاہور فورمن کالج میں دئے گئے ہیں ۔ سو اب اس اشتہار کے ذریعہ سے اعلان کیا جاتا ہے کہ لاہور احمدیہ بلڈنگس واقعہ سڑک گیلیا نوالی میں وہ سلسلہ شروع ہوگا ۔ جس کا پروگرام ذیل میں دیا جاتا ہے ۔ علاوہ ان مضامین کے جو مسیحی صاحبان نے زیر بحث رکھے ایک اور ضروری مضمون پر بھی دو لیکچر ہونگے ۔ جو مسلمان و ہندو صاحبان کی دلچسپی کا باعث ہونگے ۔

پروگرام

۲۹ دسمبر ۱۹۰۹ء روز بدھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وقت	نام لیکچرار	مضمون
۱۱ بجے صبح سے ½۱۱ بجے تک	ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب پروفیسر میڈیکل کالج لاہور	تلاوت قرآن مجید
½۱۱ بجے سے ½۱۲ بجے	حکیم احمد حسین صاحب احمدی	نظم
½۱۲ بجے سے ½۱ بجے تک	مولوی صدر الدین صاحب بی اے ۔ بی ٹی ۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	اسلام ۔ عرفان و ...
۲ بجے سے ½۳ بجے تک	جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر	کفارہ
½۳ بجے سے ½۴	مولوی سید سرور شاہ صاحب قادیان	معراج اسلامی کے اور دیگر مذاہب کے مناسک

۳۰ دسمبر ۱۹۰۹ء روز جمعرات

وقت	نام لیکچرار	مضمون
۱۰ بجے صبح سے ½۱۰ بجے تک	مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	تلاوت مجید
½۱۰ بجے سے ½۱۰ بجے تک	محمد نواب خان صاحب ثاقب اہلکار ریاست مالیر کوٹلہ	نظم
½۱۰ بجے سے ½۱ بجے تک	صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رئیس قادیان خلف الرشید اعلیحضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام	نجات
نماز ظہر		
۲ بجے سے ۳ بجے تک	خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ لاہور	وید مقدس اور انجیل مقدس کی موجودگی میں قرآن شریف کی ضرورت

۳۱ دسمبر ۱۹۰۹ء

وقت	نام لیکچرار	مضمون
½۹ بجے صبح سے ۱۰ تک	حکیم احمد حسین صاحب احمدی ۔ میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع سیالکوٹ	تلاوت قرآن ۔ نظم
½۱۰ بجے سے ½۱۲ بجے تک	مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی ۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز	حضرت مسیح اور حضرت سرور کائنات محمد مصطفی صلعم
نماز ظہر		
½۲ بجے سے ½۳ بجے تک	خواجہ کمال الدین صاحب بی اے وکیل چیفکورٹ	وید مقدس اور دیگر کتب مقدسہ کی موجودگی میں ضرورت قرآن

المشتہر

نور الدین (خلیفۃ المسیح) قادیان

کشتہ جریان

جریان۔ مقوی باہ۔ نزلہ۔ زکام۔ درد کمر۔ کثرت احتلام وغیرہ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔ جریان کی شناخت۔ پیشاب کے پہلے یا پیچھے دھات کا نکلنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردہ کی مانند بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ غشی وغیرہ۔ نزلہ کسی رطوبت کا گلے یا معدہ سے یا پھیپھڑے پر گرنا۔ زکام۔ ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا۔ ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔ مرگی۔ سل۔ نمونیا۔ ذات الجنب۔ فالج۔ جوڑوں کا درد۔ آنکھ کان۔ دانت کی بیماریاں۔ ہم نے یہ کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے۔ جس میں کوئی زہریلی ملاوٹ نہیں انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ جو صاحب چاہیں ہم سے منگوا سکتے ہیں بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے۔ قیمت فی تولہ عا محصولڈاک بذمہ خریدار۔

عبد الرحمٰن کاغانی احمدی۔ شفاخانہ حکیم نور الدین از قادیان (گورداسپور)

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجرب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس لحاظ سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے اس کے بعد میں مولوی صاحب کے ہزار مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب سرمہ کیا ہے چونکہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول عہ۔ دوم ۸/ سوم عمر۔ قیمت ممیرا قسم اول عہ دوم ۸/

المشتہر احمد نور کابلی از قادیان (مہاجر) ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریوں۔ صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانہ ہیں اگرچہ میں خود نہ لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے بہت سے نیک جوہر کی اطلاع ہے۔ ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگوایا کریں انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا۔ نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجیں گے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی میں صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے تیار ہوتے ہیں۔ جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کارخانہ کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے فائدہ اٹھا دیں۔

المشتہر۔ حکیم محمد دین۔ دروازہ دلیہ سنگھ۔ (گوجرانوالہ)

پانچ روپیہ سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں۔ پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلاشرکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہو وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوا ہی سخت مفید نہ ہو اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت ذوق دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجرب فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر پی۔ این صاحب بہادر ان میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تک پہنچ کر ہڈیوں کے گودے یا مغز کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتی ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پیٹ ہو کر آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں۔ اور میڈیکل کالج کے لکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی معجون ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھا کر انتشار پیدا کر دیتا ہے چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت [illegible] اور طفولیت کی ناجائز حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بیرونی ہندی مجربات کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جائے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے بزدل کو جوان، نوجوان کو مستانہ اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (عہ/)۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن حافظ ہستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے معزولہ طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا دیتا ہے اور پھر عمر بھر کسی اور دوا کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن چار روپے چار آنہ (للعہ/)

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیا گر پروپرائٹر شفاخانہ عام۔ لاہور سے طلب کریں